بسم اللہ الرحمن الرحیم

غیروں کی نقالی

محمد یاسر حبیب اللہ مختار

اللہ جلّ شانہ نے اسلام کو ایک کامل اور مکمل دین بنایا اور اسلام کے اندر وہ تمام صفات رکھیں جو قیامت تک آنے والی نسلِ انسانی کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ خواہ اس کا تعلق عبادت کے ساتھ ہو یا معاشرت کے ساتھ، اسلام نے شعبہائے زندگی کے تمام پہلوؤں کے لئے اصول اور ضابطے مختص کر دیئے ہیں۔ اسلام کے اندر جہاں عبادت ہے، عقیدہ ہے وہاں اسلام کی اپنی تہذیب اپنی ثقافت اور اپنی معاشرت بھی ہے اور اپنے تہوار بھی ہیں اور سب سے بڑھ کر ان پر عمل کرنے کے اپنے طریقے ہیں جن کی ترغیب و تعلیم جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو دی اور ان حضرات صحابہ اکرامؓ نے بعد کی آنے والی نسلوں تک حضور کی یہ تعلیم پہنچائی اور قیامت تک یہ سلسلہ یونہی چلتا رہے گا۔

چونکہ اسلام ایک کامل مذہب ہے لہٰذا مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ زندگی کے ہر شعبے میں مسلمان نظر آئے خواہ وہ شعبہ نظریئے کا ہو یا فکر کا، وہ شعبہ معاشرت کا ہو یا تہذیب و ثقافت کا اس لئے کہ ان تمام شعبوں پر عمل کئے بغیر اسلام صرف نام کا رہ جاتا ہے حقیقت سے خالی ہو جاتا ہے۔ اور مکمل مسلمان وہی ہے جو اپنی زندگی کے ہر شعبے میں مسلمان نظر آئے۔ آجکل چونکہ جدید دور ہے ہر شخص ترقی کی راہ پر گامزن ہے گلوبلائزیشن کے اس دور میں دنیا گلوبل ویلج کی صورت اختیار کر چکی ہے اور دنیا سمٹ کر ایک بٹن کے فاصلے تک محدود ہو چکی ہے، اور اس سلسلے میں میڈیا کا کردار نہایت اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ ہر اچھائی کو برائی میں بدلنا اور ہر برائی کو اچھائی کا لبادہ اڑانا نہایت آسان ہو گیا ہے۔ سہل پسندی نے ہمیں تحقیق سے کوسوں دور کر دیا ہے لہٰذا اس کے نقصانات شعبہائے زندگی کے تمام گوشوں پر مسلسل نظرانداز ہو رہے ہیں اور آئے دن نت نئے فتنے نہایت زور وشور سے بیدار ہوتے چلے جا رہے ہیں

انہی فتنوں میں سے ایک فتنہ ویلنٹائن ڈے کا بھی ہے، جس نے معاشرے کے اندر اپنی جڑیں اس قدر مضبوط کر لی ہیں کہ اب اس فتنے کو برائی کے نام سے موسوم کرنا بھی از خود برا ہو چلا ہے۔ بظاہر دیکھنے میں یہ فتنہ نہایت چھوٹا معلوم ہوتا ہے لیکن اگر غور و خوض کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ فتنہ کس قدر شرانگیز اور مہلک ہے۔ اسلئے کہ نا صرف یہ کہ دینی لحاظ سے اس میں کئی قباحتیں ہیں بلکہ دنیاوی لحاظ سے بھی اس کی برائیاں بہت واضح اور مہلک ہیں۔

اللہ جلّ شانہ کا ارشاد گرامی ہے "ومن یتبع غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ"

ترجمہ: اور جو کوئی چاہے اسلام کے علاوہ کوئی اور دین سو اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا۔

اسی طرح جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ کا ارشادگرامی ہے"**من تشبہ بقوم فھو منھم**"یعنی جو شخص کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا تو وہ (قیامت کے دن) اسی میں شمار کیا جائے گا۔

چنانچہ اللہ جل شانہ کے فرمان اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادمبارکہ کی روشنی میں یہ بات بخوبی معلوم ہوتی ہے کہ اپنے مذہب کو پس پشت ڈال کر کے کسی دوسرے مذہب کی نقالی کرنا انتہائی معیوب بات ہے۔

اللہ جل شانہ کا ارشادگرامی ہے"**یا ایھا الذین آمنوا لا تتخذالیھود والنصاری أولیاء بعضھم ألیاء بعض ومن یتولھم منکم فانہ منھم**"

ترجمہ:اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ، (اس لئے کہ) وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں،اور جو کوئی تم میں سے ان سے دوستی کرے گا وہ انہی میں سے ہوگا۔

دوسری جگہ اللہ جل شانہ ایمان والوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں "**یا ایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ**"

ترجمہ:اے ایمان والو! اسلام میں مکمل طور سے داخل ہو جاؤ۔

اس آیت کریمہ کا واضح مطلب یہی ہے کہ ایسا نہیں ہوسکتا کہ ایک شخص یہ دعوی کرے کہ میں مسلمان ہوں لیکن اس کے باوجود وہ کافروں سے دوستیاں اختیار کرے اُن کے طور طریقے اپنائے اس لئے کہ درحقیقت ایسا کرنے والا شخص شعائر اسلام کی تضحیک کا مرتکب ہوگا۔اور شعائر اسلام کا مذاق اڑانے والے کو اللہ تعالیٰ کبھی پسند نہیں فرماتے۔

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کے جاننے کے بعد آیئے اب ذرا ایک نظر اہل مغرب کی اس غیر اسلامی رسم پر ڈالتے ہیں۔

یوم محبت یعنی ویلنٹائن ڈے کی ابتدا رومی بت پرستوں سے ہوئی اس تہوار کے پس منظر میں ان کے باطل معبودوں کی تعظیم پائی جاتی ہے،عیسائیوں کے اکثر تہواروں کی طرح اس کی جڑیں بھی بت پرست رومیوں تک پہنچتی ہیں۔قدیم روما میں نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کا ایک تہوار منایا جاتا تھا،اس تہوار میں کنواری لڑکیاں محبت کے خطوط لکھ کر ایک بہت بڑے گلدان میں ڈال دیتی تھیں۔اس کے بعد محبت کی اس لاٹری میں سے روم کے نوجوان لڑکے اُن لڑکیوں کا انتخاب کرتے جن کے نام کا خط لاٹری میں سے ان کے ہاتھ میں آیا ہوتا، پھر وہ نوجوان لڑکے لڑکیاں کورٹ شپ کرتے یعنی شادی سے پہلے آپس میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے ملاقاتیں کرتے۔اس کے بعد عیسائیت کے مذہبی رہنماؤں نے اس مشہور بت پرستانہ رسم کو ختم کرنے کے بجائے اسے سینت ویلنٹائن ڈے کے تہوار میں بدل دیا۔ویسٹر فیملی انسائیکلو پیڈیا کے مقالہ نگار کے مطابق سینٹ ویلنٹائن جس کی وفات ۲۶۹ عیسوی میں ہوئی اس کی زندگی کا اس تہوار سے کوئی تعلق نہیں۔اسلامی رو سے جو آدمی اس تہوار کو مناتا ہے یا ایسے تہوار میں شرکت کرتا ہے وہ درحقیقت مشرکین کا تہوار منا رہا ہوتا ہے۔

یوم محبت کا ایک پہلو تو یہ ہے کہ یہ مشرکانہ پس منظر رکھتا ہے۔پھر اس کے بعد وقت کے ساتھ ساتھ عیسائیوں نے اس کا انداز بدل کر اسے یوم محبت کی شکل دیدی اور اس کے حقیقی پسِ منظر کے بجائے اس کا جھوٹا پسِ منظر بتایا اور اسے بیان کرنے کے لئے جس کی قسم من گھڑت کہانیوں کو فروغ دیا گیا ان کہانیوں کا ایک مسلمان معاشرہ کبھی متحمل نہیں ہوسکتا۔

افسوس کا مقام یہ ہے کہ آج کی نوجوان نسل مغربی تہذیب کا شکار ہو کر غیروں کے تہواروں کو منانے کی اس تندہی

سے کوشش کرتے نظر آتے ہیں، اور یہی نہیں بلکہ اس قسم کے کلچر کو معاشرے میں فروغ دیا جارہا ہے۔اور ذرائع ابلاغ کے تمام ذرائع اس کو عام کرنے کی حتی المقدور سعی کرتے نظر آتے ہیں، اور ایسے تہواروں کے موقع پر باقاعدہ پروگرام مرتب کئے جاتے ہیں جو حکومت کی بھرپور سرپرستی میں انجام پذیر ہوتے ہیں۔ عام فہم ذہن رکھنے والے حضرات اس تہوار کو منانے کی ایک توجیہ یہ بھی پیش کرتے ہیں کہ یہ تو محبت کا ایک انداز ہے اور اس موقع پر ہم اپنی محبت کا عملہ اظہار کرتے ہیں تو پھر اس میں بری بات کونسی ہے؟

اس کا آسان اور سادہ سا جواب یہی ہے کہ اسلام کے اندر محبت کی اپنی حدود و قیود ہیں، اسلام کوئی ایسا مذہب نہیں جس میں انسانی فطرت کی رعایت نہ رکھی گئی ہو، بلکہ محبت تو انسان کا فطری تقاضہ ہے انسان کی طبیعت کے اندر محبت کا مادہ رکھا گیا ہے اسلام محبت کرنے سے ہرگز نہیں روکتا بلکہ اسلام تو ہر سطح پر محبت کرنے کا حکم دیتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اسلام نے محبت کرنے کے طریقے بھی بتلائے ہیں کہ محبت کرو اللہ سے اس کے رسول سے پھر ان کے تابع ہو کر ان کے ارشادات کی حدود میں رہ کر اپنے والدین سے اپنی شریک حیات اور اپنی اولاد سے محبت کرنا اور نیک لوگوں سے محبت کرنے کا تو باقاعدہ حکم دیا گیا ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا کہ اسلام کے اولین درس ہی باہمی محبت اخوت اور امن کے ہیں۔

محبت کو کسی مخصوص دن کے ساتھ محدود کرنا تو ان لوگوں کے یہاں ہوتا ہے جن کے ہاں محبت کا وجود ہی ختم ہو گیا ہو۔ جو سال میں ایک دفعہ پیرنٹس ڈے پر اپنے والدین سے ملنے اولڈ ایج ہاؤس میں جاتے ہیں اظہارِ محبت کرنے، میاں بیوی میں سے کسی کو آپس میں پورے سال فرصت ہی نہیں تو اس محبت کو اس ایک دن (ویلنٹائن ڈے) کے لئے مخصوص کر دیا۔ جہاں نہ حلال کی تمیز ہے نہ حرام کی، ایسی محبت جو دلوں کو عذاب میں مبتلا کر دے وہ محبت نہیں بلکہ وہ تو حرام ہے اور گناہِ کبیرہ ہے۔

مسلمانوں کی تہذیب کو اس تہذیب سے قطعاً کوئی مناسبت نہیں اسلام تو انسان کو ہر دن یہ کہتا ہے کہ کوئی ایسا طرز اختیار کرو کوئی ایسا عمل اختیار کرو جس سے اللہ اور اس کے رسول خوش ہوں، اسلام بیٹے کو یہ حکم دیتا ہے کہ والدین کی ایسی اطاعت کرو کہ ان کے دل میں تمہاری محبت اس قدر بڑھ جائے کہ ان کے ہاتھ خود بخود دعا کے لئے اٹھ جائیں، اسلام بیوی کو یہ حکم دیتا ہے کہ ہر روز کوئی ایسا طرزِ عمل اختیار کرو جس سے شوہر کی محبت میں اضافہ ہو۔ لہٰذا یہ سمجھنا کہ دوسروں کا مذہب ہی صرف محبت علمبردار ہے یہ غلط ہے دوسروں نے تو محبت کو بھی ایک خاص دن کے ساتھ مخصوص کر دیا لیکن اسلام ہر گھڑی ہر ساعت محبت کی راہنمائی کر رہا ہے۔

اور پھر سوچنے کی بات یہ ہے کہ جس مذہب کے اندر ہر سطح پر یہ تہوار منایا جاتا ہے اور کا اس کا پرچار کیا جاتا ہے وہاں خود محبت کی کیا اوسط ہے؟ ان کے معاشرے میں گھروں کے اندر محبت کا عنصر کتنا ہے؟ کتنے فیصد لوگ حقیقتاً آپس میں محبت سے رہتے ہیں؟ آئے دن اخبارات و رسائل و جرائد کے اندر مختلف سروے آتے رہتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے ان معاشروں میں طلاق کا رجحان کس قدر وسیع ہے، قابل غور طلب امر یہ ہے کہ جس معاشرے کے اندر یہ تہوار منایا جاتا ہے وہاں عورتوں پر ہونے والے مظالم کی اوسط کس قدر خطرناک حد تک بڑھی ہوئی ہے، فرانس میں کئے جانے والے ایک سروے کی رپورٹ کے مطابق ۱۰ ملین عورتیں اپنے شوہروں کے مظالم کا شکار ہوتی ہیں یا ان مردوں کے مظالم کا شکار ہوتی ہیں جو ان کے ساتھ رہتے ہیں، ان میں سے چار ہزار عورتیں ان مظالم کی وجہ سے ہلاک ہو جاتی ہیں۔

لہٰذا یہ بات سمجھ لینا چاہئے کہ ہماری اپنی تہذیب اپنی ثقافت اور اپنی اقدار ہیں ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ان

جاہلانہ رسوم سے اجتناب کریں ورنہ خدانہ کرے کہ کہیں ہم بھی جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے مصداق نہ بن جائیں ''من تشبه بقوم فهو منهم''

اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے اردگرد کے ماحول اور اپنے معاشرے کو سنوارنے کی کوشش کریں اور اپنی اولاد کو صحیح راستہ دکھلائیں اپنے گھروں کے ماحول کو سنوارنے کی سعی کریں اور اس کے لئے فکر کریں۔

حضور پاک ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ کچھ لوگ پہلی قوموں کے قدم بقدم چلیں گے کہ اگر انہوں نے اپنی ماں سے بدکاری کی ہوگی تو یہ بھی اپنی ماں سے بدکاری کریں گے اگر وہ گوہ کے بل میں داخل ہوں گے تو یہ بھی اس کے بل کے اندر داخل ہوں گے، صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا اس سے یہود ونصاریٰ مراد ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اس کے علاوہ اور کون؟ یعنی مسلمان ان کے قدم بقدم چلیں گے۔ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان والاعتصام بالکتاب والسنۃ)

اس حدیث کے تناظر میں دیکھا جائے تو آج جو کچھ وہ کررہے ہیں وہی ہم کررہے ہیں اور اسی میں ہم اپنی ترقی سمجھ رہے ہیں اور اسی کا نام روشن خیالی رکھ دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق سمجھنے اور حق کی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے دلوں میں حضور پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کو اس قدر راسخ فرمادے کہ ہم اس سنتوں سے محبت کرنے والے بن جائیں تاکہ روزِ محشر ہمیں بھی اللہ کے حبیب ﷺ کی شفاعتِ عظمیٰ نصیب ہو، آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین